Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۹ فتح ۱۳۵۸ ہش ۹ دسمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ فتح/دسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔"

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۷ فتح/دسمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی ہے کہ اس کا ہر بچہ تعلیم کے اس مقام کو ضرور حاصل کرے جس کی استعداد اس کو خدا نے دے رکھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ یہ عہد کریں کہ انہوں نے اچھے ذہن کو ضائع نہیں ہونے دینا اور جو بھی ذہن احمدی خاندان میں پیدا ہوتا ہے اسکو ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ جو بچہ مڈل تک کی تعلیم حاصل کرنے کا ذہن رکھتا ہے وہ پرائمری تک نہ رہے اور جو میٹرک تک کی تعلیم حاصل کر سکتا ہے وہ مڈل تک نہ رہ جائے اور جو اس سے زیادہ تعلیم حاصل کر کے ایم اے اور پی ایچ ڈی کر سکتا ہے وہ اس سے کم تعلیم حاصل کرنے کے لئے مجبور نہ ہو۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ جہاں تک پرائمری اور مڈل تک کی تعلیم کا تعلق ہے اس کی قریباً ساری ذمہ داری مقامی جماعتیں اُٹھا سکتی ہیں اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے جو بچہ یا اس کے والدین جتنا بوجھ اُٹھا سکتے ہوں وہ خود اُٹھالیں باقی بوجھ جماعت کو اٹھانا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی بچہ ذہین ہے اور وہ ایک دھیلہ بھی اپنے پاس سے (باقی صفحہ ۸ پر)

تورین کے کفن میں مسیح کو ہی لپیٹا گیا تھا:

سائنسدانوں کی ٹیم کے سربراہ کا اعلان

کفن کے بارے میں انتہائی حیران کن انکشافات ابھی کرنے باقی ہیں

وون سوکٹ ۔ روہوڈ آئی لینڈ ۔ برطانیہ کے بااثر اور کثیر الاشاعت روزنامے "دی ٹائمز" نے ۲۱ نومبر ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں یہ اہم خبر شائع کی ہے کہ اٹلی کے شہر تورین میں محفوظ کفن کی سائنسی تحقیق کے نتیجہ میں جو جانچ پڑتال کی گئی ہے اس سے حاصل ہونے والے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ لنن کے اس کپڑے میں حضرت مسیح کے مصلوب شدہ جسم کو ہی لپیٹا گیا تھا ۔ یہ بات ایک سائنسدان نے بتائی ہے۔ ٹائمز نے مسٹر تھامس ڈی مہالا' جو کہ کفن کی تحقیق کرنے والی ٹیم کے سربراہ تھے' کے حوالے سے بتایا ہے کہ ان کو اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ اب بارِ ثبوت ہم پر نہیں رہا (مراد یہ کہ ہم تو اپنے نظریہ کا ثبوت فراہم کر چکے ہیں ۔ مترجم) بلکہ اب بارِ ثبوت اس بات کی صداقت پر شک کرنے والوں پر منتقل ہو گیا ہے۔

انہوں نے اُس واقعاتی شہادت کا جو اُن کے سامنے پیش کی گئی تھی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کفن پر جو تھری ڈائی منشنل (سہ رُخی) تصویر بنی ہے وہ یسوع مسیح کی ہی ہے اور یہ عکس اس کپڑے کی سطح پر غالباً کسی قسم کی ریڈیائی شعاعوں کے یکدم پھوٹ پڑنے سے بنا ہے جو کہ بیک وقت جسم کے تمام حصوں سے ایک سیکنڈ کے دو ہزارویں حصے میں خارج ہوئیں (اور عکس کو چادر پر مرتسم کرنے کا موجب بنیں)

چالیس سائنسدانوں نے پچھلے سال چھ دن کفن کی تحقیق پر صرف کئے ۔ یہ کفن چاندی کے ایک بکس میں مقفل کر کے رکھا جاتا ہے اور یہ تالا تین مختلف چابیوں کے یکے بعد دیگرے استعمال سے کھولا جاتا ہے ۔ یہ بکس تورین کیتھیڈرل کی بڑی قربان گاہ کے پیچھے واقع ایک حجرے میں رکھا ہوا ہے۔

مسٹر ڈی مہالا نے کہا کہ تجربات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کپڑے پر جس شخص کی تصویر ہے اُسے صلیب دی گئی تھی ۔ اس کے پہلو میں ایک بڑا گہرا اور بہت خون رسنے والا زخم ہے ۔ اس کو ۱۲۰ کوڑے لگائے گئے اور اس کے سر کے اطراف میں متعدد گہرے زخم تھے۔

انہوں نے کہا کہ جن سائنسدانوں نے یہ تحقیق و تفتیش کی تھی اُن کو یہ حق دیا گیا تھا کہ وہ اپنے تجربات کے نتائج صرف سائنسی جریدوں میں از خود پہلے ہی شائع کر سکیں گے۔

اس لحاظ سے پروجیکٹ کے ارکان رازداری کے بھی پابند ہیں لیکن انہوں نے انکشاف کیا کہ اس پروجیکٹ کے بعض اہم اور انتہائی حیران کن نتائج کا برسرِ عام انکشاف کرنا ابھی باقی ہے ۔

پبلشر :۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ٭ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ رمحرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۹ رفتح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پوری ہونیوالی دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا ثبوت دینے اور دائمی اہمیت کا حامل ایک اہم بالشان نشان ظاہر کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں کہ ابھی آپ کو کوئی نہ جانتا تھا اور آپ احدٌ من النّاس تھے اپنے الہام خاص کے ذریعہ پہلے ایک دعا سکھائی اور پھر اُسی زمانہ میں اُس دعا کی قبولیت کی آپ کو مختلف رنگوں میں بار بار بشارت دی اور پھر ایک عرصہ گزرنے کے بعد اُس دعا اور بشارت کو عملاً پورا بھی کر دکھایا۔ اور نہ صرف اسے عملاً پورا کر دکھایا بلکہ اس کے بار بار پورا ہونے اور ہوتے چلے جانے کا بھی سامان کیا حتیٰ کہ اس کے پورا ہوتے چلے آنے کا یہ عالم ہے کہ آج بھی کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ وہ دعا پوری نہ ہوتی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام بھی فرمایا کہ اس دعا کا مسلسل پورا ہوتے چلے آنا بیک وقت پوری دنیا پر بار بار آشکار ہوتا چلا جائے اور آشکار ہو بھی ہر بار پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ۔ جہاں تک اُس خاص دعا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے آج سے ۹۷ سال قبل ۱۸۸۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے الہام خاص کے ذریعہ یہ دعا سکھلائی:۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۳۸ تا ص ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ ۱)

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔

پھر تھوڑا ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی قبولیت کی بشارت سے نوازتے ہوئے بذریعہ الہام آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

حَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ ۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۳ تا ص ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ ۳)

ترجمہ:۔ وہ وقت آگیا ہے جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ یہ شہرت کس طرح اور کس رنگ میں ظاہر ہوگی۔ چنانچہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۳۸ تا ص ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ ۱)

ترجمہ:۔ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے خبردار ہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھ کو پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے اُسی زمانہ میں کہ ابھی آپ کو کوئی جانتا تک نہ تھا آپ کو اس دعا کی قبولیت کا مزید یقین دلانے کے لئے خاص اسی تعلق میں دو حکم ایسے دئے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس امر کے آئینہ دار تھے کہ چونکہ یہ دعا عنقریب بڑی شان کے ساتھ پوری ہونے والی ہے۔ اس لئے اس دعا کے پورا ہونے اور آپ کی طرف لوگوں کا رجوع ہونے سے قبل ہی آپ خدائی بشارت کے ماتحت آنے والوں کے قیام و طعام کے سلسلہ میں حتی المقدور اپنی تیاری مکمل کر لیں۔ ان میں سے ایک حکم کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے پیشگی انتباہ کے طور پر ایک خاص امر سے منع فرمایا۔ اور دوسرے حکم کے ذریعہ ایک خاص کام پہلے سے سرانجام دینے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ وہ دو حکم یہ تھے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنی دائمی اہمیت کے لحاظ سے وہ دو حکم یہ ہیں:۔

(۱) وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۳۸ تا ص ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ ۱)

ترجمہ:۔ یعنی تیرے پر واجب ہے کہ تو بکثرت آنے والوں سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت سے تھک نہ جائے۔

(۲) وَسِّعْ مَکَانَکَ ۔ (براہین احمدیہ ص ۲۴۲، سراج منیر ص ۶۳، ص ۶۶)

یعنی (بکثرت آنے والوں کے لئے) اپنے مکانوں کو (ابھی سے) وسیع کر لے۔

جلد ہی وہ وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین کے احیاء اور غلبہ کے عظیم الشان کام پر مامور کر کے مسیح موعود و مہدی معہود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا جس کے نتیجہ میں خدائی تصرفات کے ماتحت سعید الفطرت انسانوں کا آپ کی طرف رجوع شروع ہوا اور مذکورہ بالا الہامی دعا اور اس کی قبولیت سے متعلق الہامی بشارتیں پوری ہونی شروع ہوئیں اور ہر روز ہی پوری ہوتی چلی گئیں اور اُس وقت سے مسلسل پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان بشارتوں کے پورا ہونے کو دنیا پر ایک اہم بالشان طریق پر آشکار کرنے کی غرض سے ۱۸۹۱ء میں آپ سے جلسہ سالانہ کے آغاز کا اعلان کرایا اور اس نے اس جلسہ کی بنیادی اینٹ خود اپنے ہاتھ سے رکھی اور بشارت دی کہ اُس نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی اور یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ چنانچہ یہ عظیم الشان نشان بھی گزشتہ ۸۸ سال سے سال بسال اور ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتا اور دنیا پر آشکار کرتا چلا آرہا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ کی دعا اور اس کی قبولیت کی بشارتیں بڑی شان سے پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ اخص جسے ایک زمانہ میں اُس کے اپنے علاقے کے لوگ بھی نہیں جانتے تھے آج خدائی بشارتوں کے بموجب اُس کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور مختلف قوموں، رنگوں اور نسلوں کے لوگ زمین کے کناروں سے اُس کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ وہ آرہے ہیں اور ذوق شوق اور ولولۂ عشق کے گھوڑوں پر سوار سرپٹ دوڑے آرہے ہیں۔

چونکہ دائمی اہمیت کے حامل اس عظیم الشان نشان کے ایک بار پھر ظہور کا وقت قریب آرہا ہے اس لئے اس عظیم الشان نشان کے اہم بالشان ظہور کا مشاہدہ کرنے کی غرض سے زمین کے کناروں سے سمندِ شوق پر سوار ہو کر دوڑے چلے آنے والوں کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں ہمارے کانوں میں آنا شروع ہو گئی ہیں۔ یہ آوازیں ہمارے دلوں کو گرما رہی ہیں اور جوں جوں یہ تیز ہو رہی ہیں ہمارے اپنے دلوں میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہو رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی پہلے سے بڑھ کر تعداد میں متوقع آمد اور شوقِ فراواں کے زیر اثر انہیں خوش آمدید کہنے اور ان کی راہ میں آنکھیں بچھانے کی خوشی میں ہمارا دل بلیوں اچھل رہا ہے اور روح وجد میں آکر حمد کے ترانے گا رہی ہے ؎

احباب سارے آئے تُو نے یہ دن دکھلائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرتِ رسولؐ کا مقصد

امتِ مسلمہ کے باہمی اتحاد اور اخوت کا قیام

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں اسلامی فتوحات کے سیلِ امواج نے رومن ایمپائر، بازنطینی و ایرانی حکومت کے اثر و نفوذ کو پاش پاش کر دیا اور ان حکومتوں کے مقبوضات نقشۂ عالم سے محو ہو گئے۔ ایک دفعہ رومن ایمپائر کے کمانڈر انچیف نے حضرت عمرؓ سے جب مسجد میں ملاقات کی تو حضرت عمرؓ ریت کے فرش پر تشریف رکھتے تھے۔ رومن حکومت کا کمانڈر یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ کیا اس شخص نے ہمارے نفوذ اور اقتدار کو ختم کیا ہے؟

ان وسیع فتوحات اور مختلف ممالک کے وفود کی آمد کی وجہ سے حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں خارجہ پالیسی کے استحکام اور مختلف حکومتوں سے خط و کتابت کرنے اور اپنے گورنروں اور اعلیٰ حکام کو احکام سے باخبر رکھنے کے لئے حضرت عمرؓ نے بعد مشورہ سن ہجری جاری فرمایا۔ اور یہ مشورہ حضرت علیؓ کا تھا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ اور سیرتِ طیبہ کا سبق آموز واقعہ آپ کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنا ہے۔ اور اس سے اسلام کو غیر معمولی استحکام ہوا۔ یہ نصرتِ خداوندی کا ایک ایمان افروز اور اہم واقعہ ہے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے بعد اسلامی سن کا شمار واقعہ ہجرت سے ہی شروع ہوا۔ اور اب پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر تقریبات منانے کا فیصلہ اسلامی حکومتوں نے کیا ہے۔

ہجرت کا عظیم واقعہ اسلامی فتوحات کے لئے نقطۂ آغاز تھا اس وقت اشاعتِ اسلام اور اسلامی فتوحات میں داخلی مشکل اور روک یہود کا وجود تھا۔ یہود کو اس وقت تجارتی نفوذ حاصل تھا اور اکثر تجارتی قافلے یہود کی تجارت اور ثروت سے باہر تجارتی سفر کرتے تھے اور آئے دن مسلمانوں کیلئے مشکلات کا باعث بنتے تھے۔ اسلام میں منافقین کا جو فتنہ منصۂ شہود پر آیا اس میں یہود کا ہی ہاتھ تھا۔ آغازِ اسلام میں فتنۂ یہود کو ختم کرنے میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کی حکمتِ عملی نے نمایاں کارنامہ سرانجام دیا۔

—— (۲) ——

ہجرت الرسولؐ تاریخ اسلام میں ایک اہم موضوع اور نمایاں باب ہے۔ جس کا تاریخی قصہ یوں ہے۔

بعثت نبوی کے چودھویں سال کے آغاز میں بعض صحابہ کرامؓ قریش مکہ کے مظالم کی وجہ سے حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ ان حالات میں قریش کا انتقام کارروائی نے انتہائی تلخ صورت اختیار کر لی اور مسلمانوں پر مظالم و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ان نازک حالات میں حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ سے عرض کرتے ہیں

یا رسول اللہ ہجرت کیجئے

مگر آپؐ فرماتے کہ ابھی تک حکم خداوندی نہیں ہوا۔ قریش مکہ کا جذبہ انتقام پہلے سے بھی بڑھ گیا کیونکہ مدینہ سے یہ اطلاعات آ رہی تھیں کہ یہاں بھی صحابہ کرامؓ نے تبلیغ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور کئی خاندانوں کو اسلام کی نورانی کرنوں سے روشن کر دیا ہے۔ ان احوال و کوائف کی بناء پر قریش مکہ کا ایک ہنگامی اجلاس دار الندوہ (مشورہ گاہ) میں ہوا۔ جس میں اکابرین مکہ اور اشراف قریش بالخصوص بنی عبد الشمس۔ بنی نوفل۔ بنی عبد الدار۔ بنی اسد۔ بنی مخزوم اور بنی سہم شریک ہوئے اور تقریباً ایک صد شخصیتوں نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ جس میں عتبہ، ابوسفیان، جبیر بن مطعم، نضر بن حارث اور ابوجہل نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس اجلاس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ کوئی ایسی سکیم اور طریقہ اختیار کیا جائے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ہمیشہ کے لئے ختم کیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تجاویز پیش ہوئیں

- محمدؐ کے گلے میں زنجیر ڈالی جائے اور ایک تاریک کمرہ میں قید کر دیا جائے۔ وہیں دم دے دیگا۔
- ایک لیڈر نے کہا۔ محمدؐ کو فوراً ختم کر دیا جائے۔ اور اس میں تاخیر نہ ہو۔
- محمدؐ کو یہاں سے جلاوطن کر دیا جائے
- ابوجہل نے تجویز پیش کی۔

اری ان ناخذ من کل قبیلۃ فتیً شاباً جلیداً نسیباً ..... ثم لیعطی کل فتی منہم سیفاً صارماً

ہر قبیلہ سے ایک بہادر جوان منتخب کیا جائے اور ہر جوان کو تیز تلوار دی جائے اور یہ سب محمدؐ کے قتل کا عزم صمیم کر لیں۔ اور اس طرح اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔

اس تجویز پر بالاتفاق آراء منظور ہوئی

ھذا ھو الرأی

یہ قابل عمل اور اچھی تجویز ہے۔

—— (۳) ——

خدا تعالےٰ نے قریش مکہ کی ان تجاویز اور منصوبہ کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ.

(توبہ ع ۴)

وہ وقت یاد کر جب کفار تیرے قید، قتل اور جلاوطنی کے منصوبے کر رہے تھے۔ ادھر یہ لوگ سازشیں کر رہے تھے ادھر خدا تعالےٰ اپنی تدبیر کر رہا تھا۔ اور خدا کی تدبیر ہی بہتر ہوا کرتی ہے۔

قریش مکہ نے اپنے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضورؐ کے گھر کے محاصرہ کا ارادہ کر لیا۔ اس کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا۔ کہ آج کی رات مکہ میں نہ گزاریں اور ہجرت کر جائیں

اس ارشاد خداوندی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے ہجرت کرنے کا حکم ہوا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ سنتے ہی بولے۔

الصحبۃ یا رسول اللہ

یا رسول اللہ مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔

ہجرت کی تیاری شروع ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کے جملہ امور بڑی سرعت اور حکمت عملی سے طے کئے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل مکہ کی امانتیں تھیں۔ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ امانتیں تمہارے سپرد ہیں۔ یہ امانتیں تم اصل مالکوں کے سپرد کر کے پھر مکہ سے نکلنا۔ میں آج کی رات ارشاد ربانی کے مطابق مکہ میں نہیں گزاروں گا۔ تم میرے سونے کی جگہ پر میری سبز چادر لے کر سو رہنا اور یہ فیصلہ ہوا کہ رات غارِ ثور میں اکٹھے ہوں۔

—— (۴) ——

رات کی تاریکی میں قریش مکہ نے حضور انورؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ آپؐ بھی [illegible] سے حالات کا جائزہ لیتے رہے تھوڑی دیر بعد خواب کے نشہ نے ان پر اونگھ طاری کر دی۔ آپؐ فوراً گھر سے سورۃ یٰسین کی ابتدائی آیات تلاوت کرتے ہوئے باہر تشریف لائے۔

وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ (ع ۱)

ہم نے ان کے آگے بھی اور پیچھے بھی روک بنا دی اور ان کو ڈھانک دیا ہے۔ پس وہ دیکھ نہیں سکتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے کیسے بچایا۔ دشمنوں کے بیچ میں سے گزر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئے اور ان کے سَر پر خاک ڈالی گئی۔ مگر ان کو نظر نہ آ سکے" (اشتہار ۲۷ مئی ۱۸۹۲ء حاشیہ)

مکہ میں رات کی تاریکی غائب ہوگئی۔ صبح نمودار ہوئی۔ قریش یہ دیکھ کر حیران ہوگئے کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا قریش مکہ حضرت علیؓ سے سختی سے پیش آئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے گھر آئے۔ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ سے پوچھا۔ ابوبکرؓ کہاں ہیں؟ ابوجہل کا انداز بہت ہی سخت تھا۔ تاریخ میں مذکور ہے۔

فرفع ابو جهل يده
فلطم خدها لطمة
طرحت قرطها

اسماءؓ کو ابوجہل نے طمانچہ دے مارا جس سے آپؓ کے کان کی بالی نیچے گر گئی

کفار مکہ نے مکہ کے ہر گلی کوچہ میں اعلان کردیا کہ جو شخص محمدؐ کو پکڑ کر لائے گا۔ اسے بہترین قسم کے سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے۔ کئی تیز رفتار تعاقب کے لئے نکلے۔ ایک کھوجی نشان دیکھتے دیکھتے غارِ ثور تک پہنچ گیا۔ مگر خدائی تدبیر نے وہاں کبوتری کا گھونسلہ بنوا دیا کھوجی کی نشاندہی پر کفارِ مکہ اس کی جہالت پر مسکرا دیئے۔

اس واقعہ کا ذکر قرآن کریم یوں کرتا ہے۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(توبہ ع ۵)

—— (۵) ——

تین دن تک لیل و نہار تعاقب کرنے والے کفار مکہ اپنی کوششوں میں ناکام و نامراد ہوگئے۔ حضورؐ کو غارِ ثور میں تمام اطلاعات پہنچ رہی تھیں۔ چوتھی شب کو پروگرام کے مطابق دو اونٹنیاں غارِ ثور کے سامنے آئیں۔ ایک پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور دوسری اونٹنی پر عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط سوار ہوئے۔ آپؐ نے غیر معروف ساحلی راستہ اختیار کیا۔ کسی راہرو نے مکہ میں آکر یہ خبر پھیلادی کہ میں نے مدینہ کے راستہ پر اس قسم کا ایک قافلہ دیکھا ہے۔ سراقہ بن جعشم نے سنتے ہی اس امر کا عزم صمیم کر لیا کہ ۱۰۰ اونٹوں کا انعام میں حاصل کرکے ہی رہوں گا۔ چنانچہ اس نے اپنے تیز رفتار گھوڑے کو تیار کیا۔ اور وہ راستہ اختیار کیا۔ جس کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی تھی۔ سراقہ مکہ کا بہترین سوار شمار ہوتا تھا اور اس کی تیز رفتاری کے قصے لوگوں کو ازبر تھے۔ سراقہ نے اس سفر میں ریت کے ایک ٹیلے پر سے دیکھا کہ ایک قافلہ جارہا ہے۔ اس نے اپنے گھوڑے کو فرطِ مسرت سے غیر معمولی تیز کیا تیزی میں گھوڑا گر گیا۔ اس نے اپنے ترکش میں سے فال کے تیر نکالے۔ فال آگے بڑھنے کے حق میں نہ نکلی۔ لیکن انعام کے لالچ کی وجہ سے اس نے دوبارہ سوار ہوکر گھوڑے کو تیز کیا مگر گھوڑا دوبارہ گر گیا۔ دوبارہ فال نکالی تو پہلا ہی جواب ملا کہ اس کا ارادہ چھوڑ دو۔ مگر لالچ کے غلبہ نے اسے پھر گھوڑے پر سوار کرادیا۔ اس نے گھوڑے کو تیز کیا۔ مگر اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک ریت میں دھنس گئے اور غبار کا ایک بگولہ اٹھا۔ اس پر سراقہ کو کامل یقین ہوگیا کہ میں غلط کام کررہا ہوں۔ چنانچہ اس نے بلند آواز سے پکارا

انا سراقة بن جعشم
انظرونی اکلّمکم
فوالله لا اریبکم۔

میں سراقہ بن جعشم ہوں مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔ بخدا میں آپ کو کسی فریب اور مکر میں نہیں ڈالنا چاہتا

چونکہ سراقہ نے حلف اٹھایا تھا اور عربوں کا حلف پختہ ہوا کرتا ہے۔ اس لئے قافلہ ٹھہر گیا۔ تو حضورؐ نے دریافت فرمایا

ما تبتغی منّا؟

تم ہم سے کیا چاہتے ہو۔

اس پر سراقہ نے کہا مجھے اس امر کا یقین ہے کہ آپ کو غلبہ حاصل ہوکر رہے گا۔ لہٰذا آپ مجھے ایک امن کی تحریر لکھ دیں۔ جس پر آپؐ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا کہ ایک چمڑے کے ٹکڑے پر امن کی تحریر لکھ دی۔ جب سراقہ واپس لوٹنے لگا تو آپؐ نے سراقہ کو مخاطب ہوکر فرمایا

"سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن ہونگے؟"

(اسد الغابہ ذکر سراقہ)

سراقہ نے بڑے تعجب سے پوچھا۔ کہ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں"۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا تو اس وقت کسریٰ کا قیمتی خزانہ مدینہ لایا گیا حضرت عمرؓ نے سراقہ کو پیغام بھیجا۔ اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جن میں بیش قیمت جواہرات جڑے ہوئے تھے پہنوائے (اسد الغابہ) صحابہؓ نے اس وقت فرطِ عقیدت و محبت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اللہ اکبر کے نعروں سے دربارِ عمرؓ گونج اٹھا۔

—— (۶) ——

قافلہ ہجرت سراقہ کے واپس ہونے کے بعد متواتر آٹھ دن کے سفر کے بعد مدینہ کے پاس پہنچا۔ مدینہ کے ہر گھرانہ میں حضورؐ کی آمد کا ذکر تھا چھوٹے چھوٹے بچے کہتے تھے۔

"رسول اللہ تشریف لائے ہیں"

جب آپؐ مدینہ پہنچے۔ اس وقت اہلِ مدینہ والہانہ انداز میں بڑے ترنم کے ساتھ گا رہے تھے ؎

طلع البدر علينا
من ثنيات الوداع
وجب الشكر علينا
ما دعا لله داع

وداع کی گھاٹیوں سے چاند نکل آیا۔ اس لئے اب ہم پر ہمیشہ کے لئے شکر واجب ہے

جوش و خروش اور عقیدت کا یہ عالم تھا کہ مدینہ کی بچیاں یہ کلمات دہرا رہی تھیں ؎

نحن جوار من بني النجار
يا حبذا محمد من جار

ہم خاندان بنی نجار کی لڑکیاں ہیں محمدؐ کیا ہی اچھے ہمسائے ہیں۔ مدینہ کے صغار و کبار، ذکور و اناث نے عقیدت و محبت سے

اهلاً و سهلاً و مرحباً

کہا۔

یہ ہے ہجرت الرسولؐ کا واقعہ جس کی بناء پر عالمی تقریبات منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ہجرت کا واقعہ انقلاب اسلام کا وہ عظیم واقعہ ہے جو اسلامی فتوحات کا پیش خیمہ تھا۔ اور ہجرت کے بعد اسلام کو عظیم شوکت و سطوت حاصل ہوئی۔ اخوت اسلامی قائم ہوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہودی فتنہ کا قلع قمع کیا گیا۔

ماہنامہ انصار اللہ

خریداران ماہنامہ انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ارسال ماہنامہ انصار اللہ ماہ نومبر/نبوت و دسمبر/فتح ۱۳۵۸ہش / ۱۹۷۹ء سالنامہ کی شکل میں اکٹھا شائع ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ ماہ فتح/دسمبر ۱۳۵۸ہش / ۱۹۷۹ء میں ارسال کیا جائے گا قارئین کرام مطلع رہیں۔

جن دوستوں کا چندہ ختم ہے ان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک اطلاع کر دی گئی ہے۔ براہ کرم اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر انصار اللہ بھجوادیں تاکہ آپ کو وی پی کا زائد خرچ ادا نہ کرنا پڑے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ پندرہ روپے مقرر ہے۔

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

اعلان دارالقضاء

مکرمہ تاج سلطانہ صاحبہ معرفت سید محمد یحییٰ خضر صاحب ملٹری اسٹیٹ آفیسر ۲ مارش لائن آر۔ اے بازار راولپنڈی چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ڈاکٹر کرنل سید محمد یوسف شاہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۲/۱۱-د واقع محلہ دارالصدر ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل دو ورثاء بچے ہیں۔ جن کے نام پلاٹس مذکور منتقل ہونے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ سید محمد یحییٰ خضر صاحب
۲۔ میجر سید محمد عیسےٰ پرویز

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹس ۱۲/۱۱ مرحوم کے پسران کے نام مشترکہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۲۴ سال پہلے ۹ر دسمبر ۱۹۵۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہاتھوں مسجد ہالینڈ کا افتتاح

یہ مسجد احمدی عورتوں کے چندوں سے پونے دو لاکھ روپے میں تعمیر ہوئی۔

یورپ کے ایک شہر میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ یہ فوٹو دیتے ہوئے ایک یورپی اخبار نے لکھا:۔

"یہ فوٹو کراچی، قاہرہ یا بغداد کی نہیں بلکہ یہ مسجد خود ہیگ میں ہے جس میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔"

یورپ کے سینے میں مسجد تعمیر کرنا، وہاں پر اللہ تعالیٰ کے نام کی آواز بلند کرنا، کفر کے اس گڑھ میں اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی منادی کرنا۔ یہ بات صرف ایشیائی لوگوں کے لئے ہی حیران کن نہیں تھی بلکہ آج سے چوتھائی صدی قبل یورپ میں خود وہاں کے باشندوں کے لئے بھی یہ بات حیران کن تھی اور نماز پڑھتے ہوئے کسی گروہ کو دیکھ کر یہ تصور کرنا ہی مشکل تھا کہ یہ گروہ کسی یورپی ملک کی مسجد میں بھی ہو سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی جماعت اور اپنے مسیحؑ و مہدیؑ کے پیروکاروں کو یہ توفیق دی کہ انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قیادت میں دنیا کے ہر کونے میں مساجد تعمیر کیں اور اس سلسلے میں یورپ کے اہم ملک ہالینڈ میں اسلام کے نامور فرزند اور پاکستان کے پہلے وزیرِ خارجہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آج سے ٹھیک ۲۴ سال پہلے آج ہی کے دن ۹ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو مسجد احمدیہ ہالینڈ کا افتتاح کیا۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد بھی محترم چوہدری صاحب نے ۲۰ر ہجرت (مئی) ۱۹۵۵ء کو رکھا۔ مبلغ انچارج ہالینڈ مشن کی طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کی خوشخبری پہنچی تو حضور کو از حد مسرت ہوئی۔ چنانچہ آپ نے ایک خصوصی پیغام بھجوایا جس میں لکھا کہ:۔

"جزاک اللہ۔ مبارک ہو آپ کو بھی اور سب احمدی نومسلموں کو بھی۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کے لئے یہ خدمتِ عظیم بہت بہت مبارک کرے اور ثواب کا موجب بنائے۔ سچ وہی ہے جو سر عبدالقادر نے مسجد لنڈن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو مجھے آرام سے یہاں پہنچانے کی سعادت بخشی اور اس کے بدلہ میں ان کو مسجد ہالینڈ کا سنگِ بنیاد رکھنے کی عزت بخشی۔ یہ وہ عزت ہے جو بہت بڑے بڑے لوگوں کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی ہم نئے سرے سے اسلام کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہونا کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ آج دنیا اس کی قدر کو نہیں جانتی۔ ایک وقت آئے گا جب ساری دنیا کے بادشاہ رشک کی نظر سے ان خدمات کو دیکھیں گے۔۔۔ اللہ تعالیٰ جلد ہالینڈ کے اکثر لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔"

افتتاح کی تقریب

تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۰ پر اس مسجد کے افتتاح کی تفاصیل درج کی گئی ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ اس تقریب میں متعدد ممالک کے سربرآوردہ حضرات کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مدعوئین میں پاکستان، مصر، شام، انڈونیشیا کے سفارتی نمائندے، یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان، مشہور فرموں کے ڈائریکٹرز، میونسپل افسران اور جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور انگلستان کے مبلغینِ احمدیت خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں ہیگ اور بعض دوسرے مقامات کے احمدی اور پریس اور ریڈیو کے نمائندگان بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

مسلمانوں کا تازہ حملہ

ہالینڈ میں اس مسجد کی تعمیر کو غلبۂ اسلام کی شاہراہ میں ہمیشہ ایک نمایاں سنگِ میل کی حیثیت حاصل رہے گی۔ اس سرزمین میں خانہ خدا کے قیام کو ہالینڈ کے اونچے طبقے نے خاص طور پر محسوس کیا۔ چنانچہ ہیگ کے ایک کثیر الاشاعت روزنامے NIEUWE HEAGSE COURANT نے مسجد ہیگ میں نماز کی ادائیگی کا ایک بڑا سا فوٹو دیتے ہوئے تحریر کیا کہ

"یہ فوٹو کراچی، قاہرہ یا بغداد کی نہیں بلکہ یہ مسجد خود ہیگ میں ہے جس میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔" اس کے بعد لکھا کہ: "مسلمان دو دفعہ اس سے پہلے بھی یورپ میں آئے ایک دفعہ آٹھویں صدی میں اور دوسری دفعہ پندرھویں صدی میں مگر دونوں دفعہ ان کا آنا سیاسی نوعیت کا تھا مگر اس دفعہ ہمارے زمانے میں ان کی آمد یورپ میں عقبی دروازہ سے ہوئی ہے اور اس طرف سے انہیں کسی لشکر یا فوج کا سامنا نہیں کرنا پڑا بلکہ اس کے برعکس انہیں وہ خالی دل ملے ہیں جن سے عیسائیت عرصہ ہوا نکل چکی ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲ ص ۱۸۱)

احمدی مستورات کا شاندار مالی جہاد

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی دور رس نگاہیں ہمیشہ جماعت کی تربیت کے عمیق ترین گوشوں تک پہنچتی تھیں۔ چنانچہ جب ہالینڈ میں مسجد کے قیام کا مرحلہ درپیش ہوا تو آپ نے احمدی مستورات کی تربیت اور بیداری کی خاطر اس مسجد کے لئے چندہ فراہم کرنے کا کام احمدی مستورات کے سپرد کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تربیت یافتہ ان احمدی خواتین نے اس پر دلی جذبہ و جوش سے لبیک کہا۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے متعدد خطبات میں اس بارے میں اظہارِ خوشنودی کیا۔ چنانچہ ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا،

"ہالینڈ کی مسجد کے متعلق عورتوں میں تحریک کی گئی تھی انہوں نے مردوں سے زیادہ قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ گو ان کی تحریک بھی چھوٹی تھی ... مگر واقعہ یہ ہے کہ مردوں نے اگر ایک روپیہ چندہ دیا ہے تو عورتوں نے سوا روپیہ کے قریب دیا ہے ... پھر یہ چندہ انہوں نے ایسے وقت میں دیا ہے جبکہ لجنہ کا دفتر بنانے کے لئے بھی انہوں نے چودہ ہزار روپیہ جمع کیا تھا۔"

(الفضل ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۱ء)

اس کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے موقع پر ارشاد فرمایا:۔

"مسجد ہالینڈ کا چندہ عورتوں نے مردوں سے زیادہ دیا ہے ... میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں کو توجہ دلانے کی اتنی ضرورت نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میری اس مختصر تحریک سے ہی اپنے فرض کو سمجھنے لگ جائیں گی۔ اور اس نیک کام کو تکمیل تک پہنچا دیں گی۔ میں عورتوں سے کہتا ہوں تمہاری قربانی مردوں سے اس وقت بڑھی ہوئی ہے"

(الفضل ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۲ء)

مسجد ہالینڈ کی تعمیر پر توقع سے زیادہ خرچ ہوا اس لئے مسجد کی تکمیل کے بعد بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بار بار جماعت کی مستورات کو اس امر کی تلقین کرتے رہے کہ وہ یہ چندہ ادا کر دیں اور خواتینِ احمدیت نے نہایت بشاشت اور جانفشانی سے باقی رقم بھی ادا کر دی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"اس سال ہالینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف احمدی مستورات کے چندہ سے ہی ایک نہایت عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی ہے۔"

(الفضل ۴ر جنوری ۱۹۵۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء کی مختصر روداد

(مرسلہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۴)

اجلاس دوم

۲۵ ـــ ۸ صبح یہ اجلاس مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی اور نظم مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ اشعار پر مشتمل تھی۔ بعد ازاں سیرت صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پروگرام کے تحت پہلی تقریر سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاذ الجامعہ و قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ نے کی۔ آپ نے اسلام کے خلیفہ ثالث سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شمائلِ حسنہ کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی عظیم الشان خدمات کا شرف بخشا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمِّ کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں۔ حضرت عثمانؓ فطرتاً نہایت پارسا، دیانتدار، راستباز اور حیادار انسان تھے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم آپ کی حیا کا پاس رکھتے اور فرماتے کہ عثمانؓ کی حیا سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔ آپ نہایت پارسا، شب بیدار اور صبر و تحمل کا پیکر تھے۔ آپ کے زمانہ خلافت میں کئی فتنے اُٹھے لیکن آپ نے پامردی سے مقابلہ کیا اور نظام خلافت کو اُمتِ محمدیہ میں مستحکم کرنے میں آپ کا بیش قدر حصہ ہے۔ آپ کا قرآن کریم کی کتابت اور جمع کرنے میں بھی بڑا حصہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنی زندگی میں آپ کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک قمیص عطا کرے گا اور اگر منافق اسے اتارنے کا مطالبہ کریں تو ان کی بات ہرگز نہ ماننا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ آخر دم تک خلافت پر قائم رہے اور باغیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان پر یہ ثابت کر دیا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ نعمت کو ان سے چھین لے اور آپ نے اپنے اِس مؤقف پر اپنی جان تک اللہ تعالیٰ کی خاطر دیدی اور شہادت پائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرت سے متعلق کی۔ آپ نے فرمایا کہ خلافتِ راشدہ کے چوتھے خلیفہ سیدنا حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی یعنی حضرت ابوطالبؓ کے فرزندِ ارجمند آپ کی چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے شوہر نامدار اور اسلام قبول کرنے والوں میں سے سب سے پہلے بچے تھے۔ آپ کی عمر قبولِ اسلام کے وقت دس سال تھی۔ آپ وہ پہلے اور آخری شخص ہیں جن کی ولادت خانہ کعبہ کے اندر ہوئی اور آپ کی طفولیت بچپن اور جوانی کا زمانہ افضل البشر اور خیر الرسلؐ کے دامنِ شفقت میں گزرا اور وحی الوہیت آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے حتیٰ کہ جس رات کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا ارادہ کیا اور آپ کے گھر کا گھیرا ڈالا تو اس وقت بھی آپ گھر میں موجود تھے اور آپؐ کی جگہ آپؐ کے بستر پر لیٹ گئے۔ گویا اپنی جان کی قربانی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر پیش کر دی۔ ہجرت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مؤاخاۃ کے تحت اپنا بھائی بنایا۔ آپ نہایت دلیر، جری اور بہادر تھے اور تمام جنگوں میں حضورؐ کے شانہ بشانہ ہوتے۔ آپ نے خیبر کا قلعہ فتح کیا۔ غزوۂ تبوک میں آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قائمقامی کا شرف حاصل ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تجہیز و تکفین کا سارا انتظام آپ نے کیا اور آپ کے وصال کے بعد تینوں خلفائے راشدین کے مشیر و معین رہے اور اپنی خلافت کے زمانہ میں تمام فتن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ حضرت علیؓ کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی میں عورتوں میں سے سب سے زیادہ پیار حضرت فاطمہؓ سے اور مردوں میں سے سب سے زیادہ اُنس حضرت علیؓ سے تھا جو بے حد عبادت گزار اور بہت زیادہ روزے رکھنے والے تھے۔

قائدینِ مرکزیہ کی رپورٹیں

اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں حسبِ ذیل قائدینِ مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبے کی دورانِ سال کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں:۔

۱۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر صف دوم۔
۲۔ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب قائد عمومی
۳۔ مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب قائد تربیت علالتِ طبع کی وجہ سے شریکِ اجتماع نہ ہو سکے ان کی جگہ صوفی محمد اسحٰق صاحب نے رپورٹ پڑھی۔
۴۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب قائد اصلاح و ارشاد۔
۵۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب قائد تعلیم۔
۶۔ مکرم منور احمد خالد صاحب قائد ذہانت و صحتِ جسمانی۔
۷۔ مکرم عبد الرشید غنی صاحب قائد مال۔
۸۔ مکرم سیّد عبد الحی شاہ صاحب قائد اشاعت۔
۹۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب قائد وقفِ جدید۔
۱۰۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریکِ جدید۔
۱۱۔ مکرم مرزا انس احمد صاحب قائد ایثار
۱۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب قائد مجلس بیرون و قلمی دوستی۔
۱۳۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر۔

(باقی)

مطالعہ کتب

ماہ دسمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "تعمیر بیت اللہ کے تیئس عظیم الشان مقاصد" مقرر کی گئی ہے۔ خدام سے التماس ہے کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ کتاب کی قیمت ۲ روپے ۵۰ پیسے ہے جو دفتر مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم محمد اسلم صاحب چوہان ولد اللہ لوک صاحب وصیت نمبر ۱۸۲۱۶ جون ۱۹۷۸ء تا اگست ۱۹۷۸ء دار الرحمت وسطی ربوہ میں رہائش پذیر تھے اب ان کا ایڈریس معلوم نہیں۔ اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار آج کل مالی نقصان ہو جانے کی وجہ سے بہت پریشان ہے اور مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(نشان محمد شیخ مری روڈ۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل وصایا کی منسوخی زیر غور ہے۔ یہ موصیان / موصیات فوری طور پر اپنے پتہ جات اور اپنی موجودہ منقولہ / غیر منقولہ جائیداد اور ماہوار آمد سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔ اگر موصیان / موصیات کے لواحقین اس اعلان کو پڑھیں تو ان کو مطلع کر دیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ - ربوہ)

نمبر شمار	نام مع ولدیت / زوجیت	سکونت	نمبر وصیت
۱	نور محمد ولد خدا بخش	اجمیر ضلع ہوشیارپور	۷۰۴
۲	اللہ بی بی بنت سیس	دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ	۷۱۶
۳	رحمان زوجہ نور محمد	محمود پور ضلع کرنال	۱۰۵۸
۴	سید بی بی زوجہ امام دین	سعد اللہ پور ضلع گجرات	۱۰۸۹
۵	نور بی بی زوجہ نظام دین	سڑدھہ " ہوشیارپور	۱۰۹۷
۶	عبدالعظیم ولد قطب الدین	کلاسوالہ " سیالکوٹ	۱۱۱۲
۷	بھری والدہ احمد دین	سعد اللہ پور " گجرات	۱۱۲۸
۸	جنت بی بی زوجہ نظام الدین	سرست پور " ہوشیارپور	۱۱۴۳
۹	حسینی زوجہ نور احمد	قادیان " "	۱۲۲۲
۱۰	جسو زوجہ روشن	بجنور " جالندھر	۱۳۱۸
۱۱	راجن بی بی بنت خدا بخش	مانگا " سیالکوٹ	۱۳۲۸
۱۲	جندوڈی زوجہ اللہ بخش	چاہ نوک	۱۳۶۰
۱۳	نور محمد ولد رحمان	پھیرو چیچی " گورداسپور	۱۳۶۶
۱۴	مہتاب بی بی زوجہ نور محمد	" " "	۱۳۶۷
۱۵	ابراہیم ولد رحمان	" " "	۱۳۶۸
۱۶	محمد علی ولد نھتو	" " "	۱۳۶۹
۱۷	رحمت بی بی زوجہ محمد علی	" " "	۱۳۷۰
۱۸	نعمت اللہ ولد رحمت اللہ	پٹیالہ	۱۴۲۳
۱۹	دین محمد ولد مولا بخش	بجنور ضلع جالندھر	۱۴۴۶
۲۰	علم دین ولد لکھن	اجمیر " ہوشیارپور	۱۴۶۷
۲۱	نور النساء زوجہ موہے خاں	" "	۱۴۶۸
۲۲	جیواں بنت قطب الدین	دھرم کوٹ بگہ " گورداسپور	۱۵۶۴
۲۳	شاہ محمد ولد اللہ بخش	کرالی ضلع گورداسپور	۱۵۷۴
۲۴	بڈھی بیوہ ماڑا	ساہوکا " ہوشیارپور	۱۵۸۲
۲۵	چن بیگم بنت فضل خاں	چنگا بنگیال	۱۵۹۰
۲۶	کریم بخش ولد الہی بخش	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	۱۶۰۸
۲۷	نصرت بنت راج بی بی	ونجوال	۱۶۱۰
۲۸	جلال الدین ولد گوہر	قادیان ضلع گورداسپور	۱۶۴۴
۲۹	جھنڈی زوجہ نبی بخش	"	۱۸۱۶
۳۰	طاہرہ بی بی زوجہ محمد افضال	"	۱۸۴۵
۳۱	سائرہ بیگم بنت فقرا	آسنور کشمیر	۱۸۰۵
۳۲	خدیجہ بنت فقرا		۱۸۰۶
۳۳	خان بی بی زوجہ وزیر	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	۲۰۶۰
۳۴	گلاب بی بی زوجہ عبدالحق	چک ۲۷۷ R.B گوکھووال ضلع فیصل آباد	۲۲۱۶
۳۵	نواب بی بی بنت نور عالم	بھالیہ ضلع گجرات	۲۱۳۱
۳۶	ریشمہ بی بی زوجہ عالم خاں	خانانوالی " سیالکوٹ	۲۴۴۰
۳۷	فیاض علی ولد رسول بخش	مرادہ " میرٹھ	۲۵۴۳
۳۸	سعیدہ بیگم زوجہ بابو غلام رسول	لاہور	۳۹۴۰
۳۹	عائشہ زوجہ چوہدری فقیر محمد	شیخ پور ضلع گجرات	۳۸۸۴
۴۰	شریفن زوجہ کرم الہی	خان پور " پٹیالہ	۳۸۹۹

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(بقیہ صفحہ ۵)

ایک اور موقع پر فرمایا :-

"میں نے مسجد ہالینڈ کی تعمیر کے لئے عورتوں میں ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریک کی تھی جس میں سے ننانوے ہزار روپے عورتیں اس وقت تک دے چکی ہیں لیکن جو اندازہ وہاں سے آیا تھا وہ ایک لاکھ چونتیس ہزار روپے کا تھا۔ اور عملاً اب تک ایک لاکھ ۵۷ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے"

حضور نے فرمایا کہ

چونکہ احمدی عورتوں سے اضافی رقم کا چندہ وصول کرنے کیلئے تحریک جدید نے کوئی اجازت نہیں لی اس لئے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ "لجنہ اماء اللہ اس سال صرف چھتیس ہزار روپیہ چندہ کر کے تحریک جدید کو دے دے اور باقی روپیہ تحریک جدید خود ادا کرے۔ لجنہ اماء اللہ ۳۶ ہزار روپے سے زیادہ نہیں دے گی اور مسجد ہالینڈ ہمیشہ کے لئے عورتوں کے نام پر ہی رہے گی"

(الفضل ۲۴ر فروری ۱۹۵۸ء)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تو تعمیر مسجد ہیگ کے لئے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے کی تحریک کی تھی مگر احمدی مجاہد خواتین نے اپنے آقا کے حضور ایک لاکھ ۳۴ ہزار چھ سو ۵۹ روپے کی رقم پیش کر دی۔ بلکہ بعض مستورات تو اس مد کے ختم ہونے کے بعد بھی چندہ بھجواتی رہیں۔

(مرتب :- یوسف سہیل شوق - ربوہ)

نمبر شمار	نام مع ولدیت / زوجیت	سکونت	نمبر وصیت
۴۱	رابعہ بی بی بنت الہ دین	جسوکی ضلع گجرات	۳۹۶۴
۴۲	کریم بخش ولد اللہ بخش	نیروبی افریقہ	۴۰۶۴
۴۳	زینب النساء زوجہ بابو عالمگیر	اسماعیلہ ضلع مردان	۵۲۱۶
۴۴	مہتاب زوجہ غلام حسین	چک ۵۶۵ گ ب " فیصل آباد	۶۸۶۲
۴۵	رحیم بی بی زوجہ عنایت اللہ	" "	۶۹۲۷
۴۶	امام دین	سیالکوٹ	۷۰۵۴
۴۷	حمیدہ خاتون زوجہ ڈاکٹر محبوب الرحمن بنگالی	قادیان	۷۰۶۵
۴۸	عنایت بیگم زوجہ بشیر احمد	گورداسپور	۷۱۶۶
۴۹	فاطمہ بی بی " محمد عنایت اللہ	"	۷۱۷۹
۵۰	محمد بی بی " نجات احمد	"	۷۱۸۰
۵۱	محمدی بی بی " دین محمد	قادیان	۷۱۸۶
۵۲	ناصرہ بیگم زوجہ محمد عبداللہ	"	۷۱۹۷
۵۳	کریم بی بی زوجہ خواجہ عبدالواحد	"	۷۴۴۳
۵۴	مریم بیگم " فضل الہی ارشد	"	۷۴۴۵
۵۵	امۃ الہادی بنت مختار نبی	"	۷۴۶۲
۵۶	امۃ الحفیظ	"	۷۴۶۳
۵۷	برکت بی بی زوجہ عبداللہ	دیوان سنگھ والا ضلع ملتان	۷۴۶۴
۵۸	فضل بیگم " ملک حیات محمد	شیخواہ "	۷۴۹۵
۵۹	ہاجرہ بیگم " رحمت اللہ	قادیان	۷۵۸۹
۶۰	جیئو زوجہ محمد بخش	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	۷۷۲۲
۶۱	جان بی بی زوجہ اللہ دتہ	" " "	۷۷۲۴
۶۲	حمیداں بیگم زوجہ عبدالغنی	" "	۷۷۳۲
۶۳	ریشم بی بی زوجہ محمد ابراہیم	قادیان	۷۷۴۲
۶۴	نواب بی بی زوجہ منشی برکت علی	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	۷۸۰۴
۶۵	رحمت بی بی " علم دین	امرال ضلع سیالکوٹ	۷۸۲۵
۶۶	محمودہ بیگم " محمد احمد	سیکھوانی " گورداسپور	۷۷۸۶
۶۷	آمنہ بیگم بیوہ رحمت اللہ	لدھیانہ	۷۹۱۵
۶۸	امۃ الحفیظ اہلیہ مولوی عبدالجبار	قادیان	۷۹۱۷
۶۹	رشیدہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب	قادیان	۷۹۴۲

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اِفتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لئے تا ۳۰ نبوت ۱۳۵۹ھش / ۳۰ نومبر ۱۹۸۰ء مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے :-

۱۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۲۔ مرزا مبارک احمد صاحب
۳۔ شیخ مبارک احمد صاحب
۴۔ قاضی محمد نذیر صاحب
۵۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب
۶۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۷۔ مرزا طاہر احمد صاحب
۸۔ مولوی محمد صادق صاحب
۹۔ مرزا عبدالحق صاحب
۱۰۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب
۱۱۔ ملک مبارک احمد صاحب
۱۲۔ میاں عبدالسمیع صاحب نون
۱۳۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشّر
۱۴۔ مولوی ابو المنیر نورالحق صاحب
۱۵۔ مرزا انس احمد صاحب
۱۶۔ وحید سلیم صاحب
۱۷۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۸۔ مبشر لطیف صاحب
۱۹۔ مجیب الرحمٰن صاحب

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اِس مجلس کے اعزازی رُکن ہوں گے۔

۱۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۔ ۲۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ۔ ۳۔ سید منیر الحصنی صاحب دمشق ۔ ۴۔ عبدالوہاب صاحب مغربی افریقہ ۔ ۵۔ رشید احمد صاحب امریکہ ۔ ۶۔ ذکریا کزیٹو صاحب مشرقی افریقہ ۔ ۷۔ مولوی عبدالواحد صاحب انڈونیشیا۔

اِس مجلس کے صدر شیخ محمد احمد صاحب مظہر، نائب صدر مرزا مبارک احمد صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے۔ ان کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ دوسرے ممالک کے صاحبِ علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد
(مُہر) خلیفۃ المسیح الثالث
2-12-79

دُعائے مغفرت

محترمہ امینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم نیروبی (کینیا) بروز ہفتہ مورخہ ۱۳ را کتوبر ۱۹۷۹ء رات کے گیارہ بجے اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے لاہور میں وفات پاگئی تھیں۔ اُن کے بڑے بھائی محمد امین صاحب احمدی جو لندن سے آئے ہوئے تھے اور مرحومہ کے صاحبزادے اور ان کے دوسرے عزیز لاہور سے جنازہ ربوہ لائے۔ نمازِ جنازہ کے بعد انہیں ربوہ میں دفن کیا۔

مرحومہ بابو غلام محمد صاحب مرحوم جنہوں نے مشرقی افریقہ میں سب سے پہلے ۱/۳ وصیت اپنی جائیداد کی تھی ان کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور حاجیہ تھیں۔ ان کے خاوند قریشی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم مکرمی دوست محمد صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی کے چھوٹے بھائی تھے۔

افریقہ سے مرحومہ کے بڑے صاحبزادے عزیز عبدالمنان صاحب قریشی اپنی والدہ کی وفات کی خبر پاتے ہی فوراً پہنچے۔ مرحومہ کے صاحبزادے اور مکرمی محمد امین صاحب احمدی نے خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے بزرگوں، سلسلہ کے تمام بزرگوں اور احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے تعزیت کی تاریں بھیجیں، ٹیلیفون کئے اور خطوط لکھے۔ انہوں نے احباب کی ہمدردی اور دعاؤں کا بہت شکریہ ادا کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ درخواست ہے کہ ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنّت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین ؂

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

خود نہیں کر سکتا تو جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کا سارے کا سارا بوجھ اٹھائے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صرف ہم اپنی جماعت کے لئے نہیں کریں گے بلکہ بحیثیت مجموعی نوعِ انسان کی بھلائی کیلئے ایسا کریں گے تاکہ ہم نوعِ انسان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔

حضور نے ایک احمدی بچّی کی ذہانت کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ چند سال پہلے ایک احمدی لڑکے نے بہت نمبر حاصل کر کے ایم ایس سی فزکس میں سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے تھے مگر اس سال اس احمدی بچّی نے اس احمدی لڑکے کا ریکارڈ بھی توڑ دیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور نے فرمایا کہ ہم کو ایسے ذہنوں کی حفاظت کرنی ہے کیونکہ ہم کو دسیوں نہیں بلکہ آئندہ پندرہ بیس سال میں پہلے سینکڑوں اور پھر ہزاروں کی تعداد میں ہر مضمون میں ٹاپ کے سکالر چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ اِس سلسلے میں ہمیں چوٹی کے ذہین ترین دماغوں جیسے مثلاً ڈاکٹر سلام صاحب ہیں کو بھی سنبھالنا ہے اور جو بچّے اس سے ذرا کم ہیں اُن کو بھی سنبھالنا ہے۔ اور جماعت کو اِس کام کے لئے خواہ کتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں یہ ضرور کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایسے دماغوں کو سنبھالنا بھی اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔ خدا کرے کہ ہم ناشکری کرنے والے نہ ہوں۔ آمین ؂

گُم شُدہ نقدی

خاکسار کے مبلغ ۔/۲۷۰ روپے مورخہ ۲۹/۱۱ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ سے مہمان خانہ کو جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت کو مہمانخانہ میں پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہرالدین از اوکاڑہ حال نزیل مہمانخانہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے دوست وحید فاروق صاحب نے ایف اے کا امتحان دیا ہے اور اسی طرح دوسرے احمدی بھائیوں نے بھی امتحان دیا ہے احباب جماعت کی خدمت میں ان سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (محمد رفیق مدثر گوجرہ)

قادیان کا قدیمی **محبوب کاجل**
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر مولی خان صاحب گولبازار ربوہ

لو
تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
جلسہ سالانہ
میں شمولیت آپ کی روحانی تشنگی کو آسودہ کرنے کا باعث ہوگی
اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت عطا فرمائے
حکیم عبدالحمید گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵